منشورِ محمدی

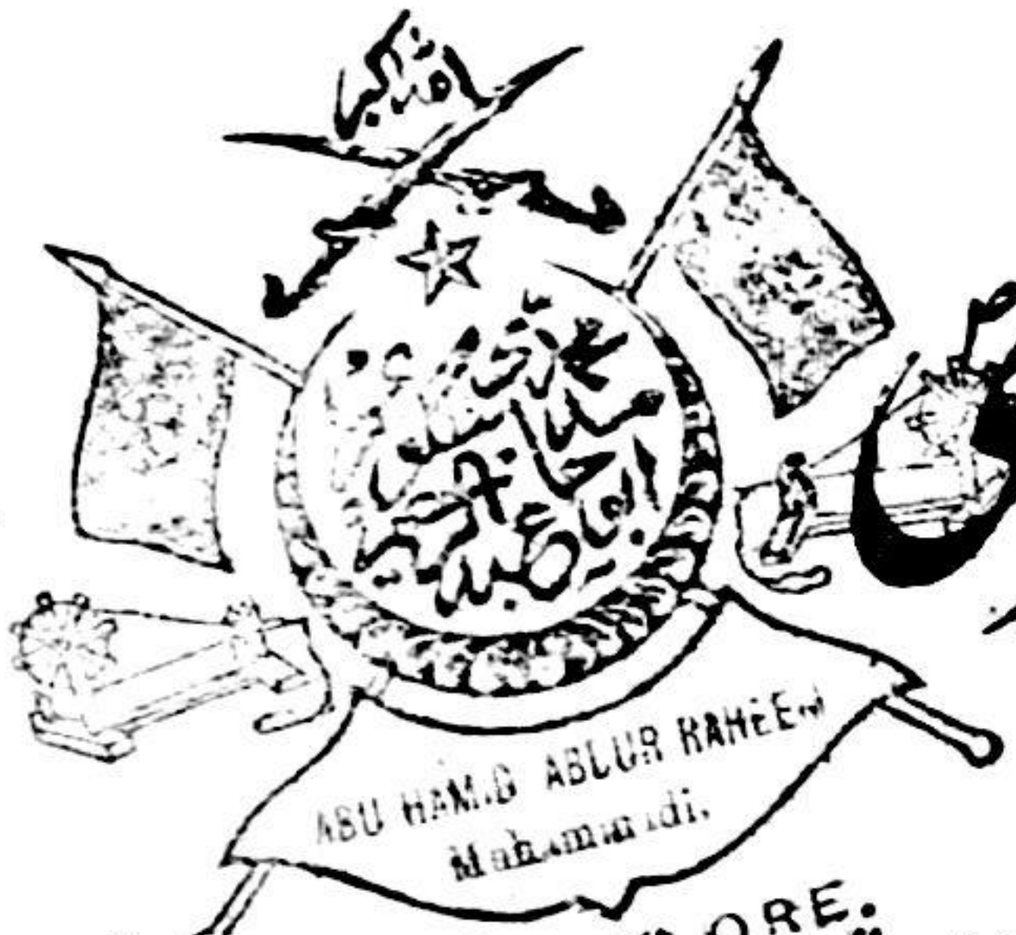

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ - توریت بلاتوریہ انجیل بہ تبجیل - کویان لغت وسیرت مبر در محمدؐ

نمبر ۵ | مطبوعہ ۱۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۲۳ نومبر سنہ ۱۸۸۵ء | جلد ۱۵

اشتہار یہ اخبار عشرہ واریمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت بحساب روپیہ سالانہ معہ محصول بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئین۔

اشتہار کتاب دفع التلبیسات

اوس مین نہایت عمدہ دلائل سے اثبات نبوت محمدی کیا ہے اور پادری عماد الدین کے شبہات کا جواب دیا ہے اور اناجیل مروجہ کا بے سند اور غیر الہامی ہونا علماے مسجد سے اقوال سے ثابت کیا ہے حجم کتاب ۱۱ جز قیمت عمدہ کاغذ کی ۸ر معمولی کاغذ کی ۶ر محصول ڈاک ار۔

المشتہر سید محمد ابراہیم ساکن کانپور لوچڑ خانہ خورد۔

قبول اسلام

حامی دین متین جناب مولوی محمد شریف صاحب دام اقبالہ بعد از نیاز آنکہ ماہ رجب گذشتہ سے اجمیر شریف مین جناب مولانا مولوی سید محمد جمال علی نارنوی شاگرد رشید جناب مولانا امام فن مناظرہ عرف ابو المنصور صاحب دام فیوضہ وارد ہین اور برسر بازار وعظ رد نصاری ہر روز فرمایا کرتے ہین اور اس عرصہ مین ان کی وعظ کے تاثیر سے ۳۰ نفر غیر مذاہب مرد و عورت مشرف باسلام ہوے منجملہ ان کے دو کس نصاری یعنے ایک تولیو روپین خاص ریلوے ملازم کہ بطور سیر بازار مین اگیا تہا مولوی صاحب کا وعظ سنکر اور کیفیت دین عیسوی سنے اگاہ ہوکر اور حقیقت دین محمدی سنکر برضامندی خود بلاجبر و اکراہ مشرف باسلام ہوا اب بہی ریلوے مین ملازم ہے۔ دوم ایک شخص نوجوان مسمی شب نرائن برہمن ساکن نواح بنارس جو عرصہ تین سال سے کسی پادری صاحب نے لالچ دیا دی دیکر دین عیسائی مین کر لیا تہا اور توریت و انجیل حفظ یاد ہین اتفاق سے اجمیر مین عین موقعہ وعظ پر اگیا۔ یہ قاعدہ ہے کہ خواہ مخواہ مخالف ایک دوسرے کو رد و حتی المقدور کرتا ہے سو یہان بہی ایسا ہی ہوا یعنے مولوی سید محمد جمال علی صاحب سے دو چار سوال کئے جو مولوی صاحب موصوف نے جواب ایسے صفائی اور حلیمی سے دئے کہ دل اوسکا موم ہوگیا بعد مین مولوی صاحب ممدوح نے دو سوال اوس سے کئے اور مباحثہ طول پکڑ گیا حتی کہ سخت کلامی بہی اوس عیسائی نے کی مگر مولوی صاحب نے بردباری کو کام مین لائے غرضکہ ۴ یوم تک مباحثہ رہا اگر اس مباحثہ کو مفصل لکہون تو بیس پچیس

صفحہ کاغذ ہوجاوین الغرض اسی جمعہ گذشتہ ۱۳ رجولائی ۱۸۸۵ء
کو درمیان جامع مسجد درگاہ خواجہ معین الدین چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز مین واقع ہے مجمع عام مین اوپر
: نہ مولوی صاحب موصوف بیعت اختیار کرکے مشرف
باسلام ہوا اور اسکو کیفیت دین عیسوی سب معلوم
تہی اب حالت اسلام مین اپنی زبانی سے خود کہتا ہے
کہ یہ برکت کیفیت اور لذت کسی دین مین نہین مگر دین
محمدی مین ہے ۔ اب نام اوسکا غلام محمد رکہا گیا ۔
اور ایک میم صاحب سے آپ کی گفتگو ایک ماہ سے جاری
ہے وہ میم صاحب کچہ جواب ہی نہین دیتے جب مولوی
صاحب اودہر جاتے ہین بیماری کا بہانہ کرکے پڑجاتی
ہے ۔ مگر افسوس صد ہزار افسوس بر حال اہل اسلام ساکن
اجمیر کہ چندہ کے وقت مونہ چہپا چہپا
چلدے کل جامع مسجد مین سے دو روپیہ یا تین روپیہ
چندہ ہوا بڑی مشکل سے حمایت دین محمدی کا ان کو
ذرا خیال نہین ہے خداوند کریم آیندہ توفیق رفیق
عطا فرماوے ۔ راقم عبدالحق طالب علم ۔

بقیہ مضمون دفع الاغالیط فی تحقیق الفارقلیط

اور مجمع البحارین لکہا ہے ان اسمہ فی الکتب السابقۃ
فارق لیطا ان یفرق بین الحق والباطل انتہی اور امام
رازی تفسیر کبیر مین لکہتے ہین ولنذکر الآن بعض ما جاء
بہ عیسی علیہ السلام بمقدمۃ سیدنا محمد علیہ السلام فی
الانجیل فی عدۃ مواضع اولہا فی الاصحاح الرابع عشر
من انجیل یوحنا ہکذا وانا اطلب لکم الی ابی حتی یمنحکم
ویصبکم الفارقلیط حتی یکون معکم الی الابد والفارقلیط

ہو روح الحق الیقین ہذا لفظ الانجیل المنقول الی العزلی
وذکر فی الاصحاح الخامس عشر ہذا اللفظ واما الفارقلیط
روح القدس یرسلہ ابی باسمی ویعلمکم ویمنحکم جمیع الاشیاء
ویہیذکرکم ما قلت لکم ثم ذکر بعد ذلک بقلیل وانی
قد خبرتکم بہذا قبل ان یکون حتی اذا کان ذلک تؤمنون
وثانیہا ذکر فی الاصحاح السادس عشر ہکذا ولکن اقول
لکم الآن حقا یقینا انطلاقی عنکم خیر لکم فانکم ان انطلق عنکم
الی ابی لم ما یتکم الفارقلیط وان انطلقت ارسلتہ الیکم
فاذا جاء ہو یفید اہل العالم وبدینہم ویمنحکم ویوقفہم
علی الخطیئۃ والبر والدین وثالثہا ذکر بعد ذلک بقلیل
ہکذا فان لی کلاما کثیرا اریدان اقول لکم ولکن لا تقدرون
علی قبولہ والاحتفاظ لہ ولکن اذا جاء روح الحق الیکم
یلہمکم ویدیکم بجمیع الحق لانہ لیس یتکلم بدعۃ من تلقاء
نفسہ ہذا ما فی الانجیل فان قیل المراد بالفارقلیط اذا جاء
یرشدہم الی الحق ویعلمہم الشریعۃ ہو عیسی یجیی بعد الصلب
نقول ذکر الحواریون فی آخر الانجیل ان عیسی لما جاء
بعد الصلب ما ذکر شیئا من الشریعۃ وما علمہم شیئا من
الاحکام وما لبث عندہم الا لحظۃ وما تکلم الا قلیلا مثل
انہ قال انا المسیح فلا یظنونی میتا بل انا تاج عند اللہ
ناظر الیکم وانما اوحی بعد ذلک الیکم فہذا اتمام الکلام
انتہی ۔ اور براہین سابا طیہ مین لکہا ہے البرہان الاول

یعنی فی ثبوت نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما

درد فی ۱۴-۱۵ یوحنا قولہ

If ye love me, keep my commandments and I will pray to father and he

shall give another comforter that he may abide with you, for ever

ترجمہ بالعربیہ - ان کنتم تحبونی فحافظوا علی کلامی وانا
التمس الاب فیرسل الیکم فارقلیطا اٰخر لیمکث معکم الی
ابد الابدین -

اقول - ہذا من اعظم الدلائل الدالۃ علی نبوۃ محمد صلعم
وقد اعرض عنہ النصاری اعراضا کلیا والفارقلیطا بالعبریۃ
یونانیہ معناہ الشافع والواسطۃ والمسلی والمحمود ہذہ
المعانی تدل علی الممدوح بعضہا بالمطابقۃ وبعضہا
بالتضمن فان التحمید مرادف للحمد والثلثۃ الاٰخر مما
توجب الحمد فہذا ہو معنی قولہ - مبشرا برسول یاتی
من بعدی اسمہ احمد والدلیل علی ذالک وصفہ بالمکث
الی الابد والدوام فانہ لم یات بعد عیسی علیہ السلام
احد یتصف بہذہ الصفۃ غیرہ وفی التنکیر دلالۃ علی
ان ہذا الفارقلیط الذی ہو الاٰن معکم ای المسیح
علیہ السلام زمنی لا یبقی الی الابد والذی یاتی بعدہ
ابدی وان فسرہ النصاری بروح القدس فقد
اخطاوا لان الروح القدس لم یبق معہم بعد یوم
الدار فلا یوجد معہم فی زماننا ہذا غیر روح ابلیس
شئی فیکون عدولہم عن اتباع امرہ ہو محافظتہم علیہ
والا فان کان الفارقلیط عبارۃ عن الروح القدس
الذی نزل علی الحواریین یوم الدار فاسا قفتہ
النصاری وقسوسہم یستطیعون ان یفعل الخوارق
التی فعل المسیح لاکن اسا قفۃ النصاری وقسوسہم

لایستطیعون علی ذالک فالفارقلیطا لیس بعبارۃ عن الروح
القدس الذی نزل علیہم یوم الدار اما المعظم فلان
الحواریین کانوا یعملون الخوارق التی کان یفعلہا المسیح
دواما التعالی فلانہ لم ینتقل عنہم لا فی الغابر ولا فی الغابر
ولا فی الحال واما قولی ان محمدا صلعم ہو المتصف بالمکث
الی الابد فلانہ لم یات بعد محمد صلعم من یدعی النبوۃ
ویظہرہ المعجزۃ فانحصرت فیہ حتی یاتی غیرہ ومعنی الدوام
ہو بقاء ملتہ علی دعائمہا الاصلیۃ وعدم تحریف کتابہ
واختلال شریعتہ ولا ینقض ذلک باختلاف المذاہب لان
اختلاف المذاہب مما یتعلق بالفروع انتہی وہکذا فی السیرۃ
الاحمدیہ لمولانا کرامت[1] العلی الدہلوی وطنا والحیدرآبادی
نزیلا مدفنا - اور گاڈفری ہگنس نے لکھا ہے "اکثر ویث
کا قول ہے محمد نے نہایت سلیقہ گفتگو سے بیان کیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا مین ایک بڑا اور عام مذہب کل بنی
آدم کو عطا کیا تہا اور جب زندگی سے تفکرات اور کار
وبار سے مذہب مذکور محو ہو گیا یا ان نے طبیعت کی
ہیئت اور ضعف سے خراب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے رحم کر کر

[1] اس صدی مین تین شخص کرامت علی نامی گزرے وہ علماء مین گذری دو سنی اور ایک شیعی اول یہ مولوی کرامت علی ابن محمد حیات علی الفاروقی المولوی الدہلوی وطنا والحیدرآبادی نزیلا مدفنا صاحب سیرۃ احمدیہ جو سیر نبوی مین بڑی عمدہ جامع کتاب ہے اولاد واخفاد اب تک ریاست نظام مین بعہدہ جلیلہ ممتاز دوسرے فرزند مین دوسرے مولوی کرامت علی ابن امام بخش جونپوری محلہ ملا تورک تصانیف وتالیف سے اکثر رسالے اردو دینیات مین پائے جاتے ہین اور یہ بڑے مشہور واعظ تہے خصوصا بنگالہ مین انکا بڑا نام ہے اور رنگ پور دیناج پور مین مدفون ہین تیسرے مولوی کرامت علی ابن سید احمد علی جو اصل رہنے والے موضع گنج گاؤن جسکو تیرہوان بہی کہتے ہین یہ مدت تک ایران وغیرہ بلاد فارس مین رہے آخر کو ہوگلی کے امام باڑے کے متولی ہوے اور اسی مین گاڑے بہی گئے ان کی تالیف ہے (رسالہ ماخذ علوم ورسالہ تحقیق جزر ومد دیکہنے مین آیا ہے فقط - ۱۲ منہ -

متواتر پیغمبر بھیجے کہ بنی آدم کی تعلیم و اصلاح کرین جو کہ صدق
کے صاف اور سادہ راہ سے منحرف ہونے پر ہمیشہ مائل
تھے موسی کی رسالت ربانی علامت خاص کے وجہ سے
صرف ایک ہی قسم پر محدود تھی اسی طرح عیسی بھی تھے
جسکا زیادہ وسیع اور گنجایشی طریقہ احسان ربانی
کی کامل ترسعی سے پیدا ہوا تھا اوس کی قسمت مین
کہ اپنے فوائد بلا تمیز سب بنی آدم کو عطا کرے جو وسعت
سے پہیلے ہوے تھے تاہم چونکہ بمرور زمان دین عیسوی
کے مسائل کم بختی سے بگڑ گئے اور آدمی ایک مرتبہ پھر
تاریکی اور غلطی مین بھٹکنے لگے تو آخرکار اللہ تعالی
کو منظور ہوا کہ اپنی ارادہ کرم گستر کی لئے محمد کو ذریعہ
بنا دے اور مذہب کو ان خرابیون سے بچانے کے
لئے مقرر کرے جس سے اوس کی ذاتی رونق چھپ
گئی ہے یعنے آپ کو راستی اور نیکی کا بڑا اور پچھلا
بحال کرنے والا دنیا مین قایم کرے اور انعام عام
مین پادری جے میرے مچل صاحب الہ الہ دی کا قول
اون کی کتاب مطبوعہ ۱۸۶۹ء کے صفحہ ۲۰۶ سے نقل
کرکے لکھا ہے کہ صرف ایک آیت ہے جو اوس سے (یعنے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے)
ذرا سی نسبت رکھتی ہے یعنے یوحنا ۱۶ باب ۷ آیت جسمین
مسیح نے اپنے شاگردون سے وعدہ کیا تھا کہ پارقلیط
یعنے تسلی دینے والا تمہارے پاس بھیجون گا اگر یہ لفظ
پیری قلیطس ہوتے تو اوسکی معنے یہ ہوتے کہ مشہور
اور لفظ احمد یا محمد کے ایک طور پر یہ معنے ہین انتہی ۔
پس یہ پادری صاحب کی ذرا سی نسبت ہمارے واسطے
بہت ہی یک نظر فرماکہ مستغنی شوم ۔ حمایۃ الاسلام مین لکھا
ہے کہ سیرتھین اور ماشنائٹ اور ناسٹک اور مینی شیون
ان سب فرقون کا اعتقاد یہ تھا کہ ہمارے فرقہ کا افسر
وہی شخص موعود اور رسول خدا معہود ہے پس اس
سے بھی ثابت ہے کہ ان عیسائیون کے نزدیک فارقلیط
اس زمانہ سے پادریون کی روح القدس نہین ہے
حضرت عیسی کے ایک زمانہ کے بعد ایک شخص مانی نستر
نے اپنے کو فارقلیط موعود ظاہر کیا تھا اور بہت سے
عیسائی اوسکو اپنے دعوے مین سچا سمجھ کر اوسکے پیرو
بھی ہو گئے تھے لاکن چونکہ درحقیقت وہ بھی کاذب
تھا بہت جلدی فنا ہو گیا اور خود انہین عیسائیون
کے طرف سے مردود کیا گیا پس اس سے بھی ثابت ہی
کہ حضرت مسیح اور حواریون پر روح کے نازل ہونے
کے بعد بموجب بشارت جناب مسیح کے ایک شخص کے
انتظار تھے اور محققین عیسائیہ مبنی کوشت کے دن
کی روح القدس کو فارقلیط ہرگز نہین سمجھتے بلکہ اسکو
ایک شخص خاص مانتے ہین چنانچہ گاوٹ فری ہگنس لکھتے
ہین مانی نس کے طور پر غالبا محمد نے بھی اپنے آپ کو
شخص موعود خیال کیا بہت سے عجیب و غریب معاملے
ان کے اعتقاد کے تصدیق کرنے مین متفق ہین ۔
اول یہ کہ لفظ فارقلیط کے معنے وہی ہین جو لفظ
احمد کے ہین اور اس طرح سے آپ نے اپنے تئین زبان
ہگی مین پیشین گوئی کیا ہوا بقید نام خیال کیا
ہوگا جیسا کہ کیخسرو کو بقید نام اشعیا نے کہا تھا
فقط باقی آیندہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامدا و مصلیا

مخدومی مکرمی جناب محمد شریف صاحب سلمہ بعد ادائے مدعایاے تسلیمات واضح ہو کہ مین آج مدت کے بعد چند سطور آپ سے اخبار مین درج ہونے کے واسطے بھیجدیتا ہون سبب اسکا یہ ہے کہ مین عدیم الفرصت ہون مگر بالفعل یہ آپکا مضمون بھیجا گیا امید ہے کہ آپ اسکو بشرط پسند اپنے اخبار مین درج کرکے نیازمند کو ممنون فرماوین گے۔

آج ایک پرچہ اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء جو ایک دوست نے مجھ کو دیا میرے مطالعہ سے گذرا اور اوس مین ایک خط بنام ایڈیٹر اخبار نور افشان جسکے نیچے راقم وہی ایس از گجرات لکھا گیا تھا درج ہوا تھا جس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ راقم خط نے ایک مولوی صاحب کے ساتھ اپنے گمان سے مباحثہ کرکے مولوی صاحب کو لاجواب بنایا سو اب مناسب یہ معلوم ہوا کہ راقم خط کے اعتراض بمعہ جواب لکھکر ناظرین کے سامنے پیش کرون تاکہ عیسائیون کی دہوکہ دہی معلوم ہو و سے امید قوی ہے کہ اگر معترض بھی اپنے واہی اعتراضون کا جواب ملاحظہ فرما دے تو آیندہ ایسے نامہ نہاد بھیجنے سے توبہ کرے اور اپنی لیاقت پر لوگون کو نہ ہنسوائے ؎

نامرد سخن نہ گفتہ باشد ☆ عیب و ہنرش نہفتہ باشد

الغرض خلاصہ خط یہ ہے کہ راقم جسکا نام نامی معلوم نہین تحریر فرماتے ہین کہ مین گجرات سے وزیر آباد کو جا رہا تھا گاڑی مین ایک مولوی صاحب سے جن کا نام مولوی محمد الدین ساکن جہلم تھا ملاقات ہوئی مولوی صاحب نے بعد سلام پوچھا آپ عیسائی ہین جسکا جواب ملا ہان صاحب مین عیسائی ہون پھر راقم خط اسطرح درفشانی کرتے ہین۔ قولہ بعد اسکے مولوی صاحب نے ایک سرد آہ کھینچکر فرمایا کہ اگر آپ ایکدفعہ قرآن مجید کو غور سے دیکھین تو مجھ کو قوی امید ہے کہ آپ ضرور آنحضرت کی پیروی کرین اقول نرد میخ آہنی در رنگ۔ اگرچہ جناب مولوی صاحب ممدوح یہ بات سننے سے کہ آپ عیسائی ہین بہت محزون ہوکر از کمال شفقت و رونی بے اختیار آہ سرد کھینچا مگر اپکا دل کب اثر پذیر ہوتا آپ لوگون کے دلون مین جو عقیدہ بیٹھا ہے اگر خدا فضل نہ کرے وہ قضا و قدر سے میخون سے بھی نہ نکلے گا یہ کچھ نئی بات نہین کیونکہ ایسا ابتدا سے چلا آیا ہے دیکھتے نہین کہ مسیح علیہ السلام کس شفقت و رحمدلی سے وعظ کرتے تھے مگر یہود ہمیشہ از راہ سخریہ و استہزا پیش آتے تھے مولوی صاحب نے قرآن مجید کو غور سے دیکھنے کا ارشاد فرمایا تھا مگر یہ آپ سے ہونا ممکن نہین اول لیاقت و دوم تحقیق حق اس مین شرط ہین سو یہ دونون چیز آپ کے پاس نایاب ہین۔

قولہ مین نے بڑے ادب سے عرض کئے کہ اگر آپ اسوقت کچھ قرآن کی تعلیم زبان مبارک سے فرماوین تو امید کہ جانبین کو کچھ فائدہ حاصل ہو۔

اقول قرآن مجید کے تعلیم کے بابت علماء اسلام سے پوچھنا جب کہ سایل کو اوس کے پڑھنے اور مطلب سمجھنے کی لیاقت نہو کچھ عیب نہین مگر چاہیے کہ سائل تعصب و ہٹ دہرمی کا پردہ نکیسو کرکے صرف برائے حصول نجات قرآن شریف کے تعلیم کو

انجیل مقدس کے تعلیم سے مقابلہ کرے مثلاً تمام اناجیل مروجہ
مین جو جو مضامین مندرج ہین وہ دو قسم پر ہین اول جناب
مسیح اور ان کے شاگردون وغیرہ کے واقعات یعنے
تواریخی طور پر ان کے حالات دوم جناب مسیح اور
ان کے شاگردون کی وعظ جسکو مسیحی لوگ اعلیٰ درجہ
کی تعلیم خیال کرتے ہین سو پہلے قسم کے مضامینون مین
اگرچہ یہ بہی اکثر غلط اور متناقض ہین ہمین بالفعل کچہ
بحث نہین رہی دوسرے قسم کے مضامین مسیح کے
تعلیم سو جناب عالی یہ سب ناقص اور افراط و تفریط
سے پر ہے اور سراسر توریت سے برخلاف ہے چنانچہ
انجیل کی پہلی تعلیم یہ ہے کہ التوحید فی التثلیث والتثلیث
فی التوحید کا اقرار کرنا چاہیے اور ایک بندہ کو خدا
کا اکلوتا بیٹا ماننا اوسی سے امید نجات رکہنی چاہیے۔
تو پہر خدا ایسا مجبور ہوا کہ اوس نے اپنے بندون کی
نجات کیطرح ممکن نہین دیکہے بغیر اسکے کہ اوسکا اکلوتا
بیٹا جو کہ الوہیت اور قدرت اور قدم اور جلال
مین خدا کے سانہ برابر ہے روح القدس سے وسیلہ جو
کہ تیسرا اقنوم ہے کنواری مریم کے شکم مین جنین بنکر
آن پڑے اور نو مہینہ تک خون حیض کہاتے رہے۔
تو مخرج معین سے نکلکر تمام عمر حوائج بشری مین گرفتار
رہے عاقبت الامر بہت خواری سے یہودیون کے
ہاتہ سے مصلوب ہوکر لعنتی بقول پولوس رسول ملعونی
کا خطاب (نعوذ باللہ) ان کو ملاتین دن دوزخ مین
رہکر دنان سے تیسرے دن جی اوٹہے تو پہر آسمان پر
چڑہکر خدا کے داہنے طرف بیٹہے اور اپنی پیرون کو شریعت

سے احکامون سے اور حلت و حرمت کے اوامر و نواہی
سے فارغ البال کر دیا صرف ان کو چاہیے کہ اعتقاد رکہین
کہ مسیح ہمارے بدلے کفارہ ہوکر ملعون ہوا ہے تو جو کچہ
ان کی مرضی ہو کرین اور جو کچہ پیٹ مانگے کہا دین اور
اگرچہ مین تہوڑی سے شراب پیکر اور ایک دو ٹکڑے
روٹی کے کہاکر کہین کہ یہ مسیح کا خون اور گوشت ہے
(سبحان اللہ) اور سب نبیون کو چور اور ڈاکو اور
گنہگار جانین سبحان ربی وبحمدہ اگر جناب یہی تعلیم
ہے جسکو تم لوگ اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور روحانی اور
نجات بخشنے والی تعلیم خیال کرتے ہین تو بیشک ایسی
تعلیم ہمارے قرآن شریف مین نہین اوس مین صرف
وحدت الٰہی کا گلزار کہلا ہوا ہے اور سب مخلوق پرستی
اور بت پرستی سے لوگون کو ایسے دلائل قاطعہ سے روکا
ہے کہ مخالفون کا ناطقہ لال ہوا حیف صد حیف ہمارے
عیسائی بہائی نہین سوچتے ہین کہ آیا دنیا مین بغیر
قرآن کوئی اور کتاب بہی ہے جسمین صرف وحدت
الٰہی کا بیان ہو اور لوگون کو سب قسم کی بت پرستی
سے روکا ہوا دیدہ ہے؟ نہین! شنیدہ ہے؟
نہین! بیبل ہے؟ نہین! کیونکہ اگر تمام مخالف شرق
وغرب سے جمع ہون تو قرآن سے ایک چہوٹی سورہ
توحید کی برابر کوئی مضمون کسی مذہبی کتاب سے
نہ نکال سکین اب رہے بعض احکام انجیل کے جو مسیحیون
کے گمان سے انسان کے اخلاق کو بدرجہ کمال پہونچاکر
ایک روحانی صفائی بخشتے ہین ہمارے دانست مین
یہ بہی ناقص ہے ان سے دینوی امور انون کے نظم و

فرق مین ایسا فتور اور خلل آوے کہ جس سے خود عیسائی
ہی ان حکمتون پر عمل نہین کر سکتے ہین دیکھنا چاہیے کہ
اور نہین حکمتون کو قرآن شریف کس آب و تاب
اور اعتدال سے بیان کرتا ہے کہ جس سے دینی اور
دنیوی امور انتون مین نظم و نسق تمام ہے۔ ہم
اسجگہ ایک دو حکم انجیل سے قرآن سے مقابلہ کرکے اپنے
دعوے کا ثبوت پیش کرکے ناظرین سے انصاف چاہتے
ہین کہ وہ خود ملاحظہ فرماوین کہ اعتدال کسطرف اور
افراط و تفریط کسطرف ہے۔ مثلاً ایک حکم انجیل کا
عفو کرنے کے اور ظالمون سے انتقام نہ لینے کے بابت
ہے چنانچہ انجیل متی باب ۵ مین ہے۔ پر مین تمہین کہتا
ہون کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیرے داہنے گال
پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اسکے طرف پھیر دے اگر
کوئی تیری قبا لے کرتے کو بھی اسے لینے دے وغیرہ
اب اس جگہ ہم پوچھتے ہین کہ آیا یہ حکم کامل ہے یا ناقص
کیا خود مسیحی لوگ جو اس حکم پر فخر کرتے ہین اس کے
عامل ہین ہرگز نہین انگریزی حکامون اور رئیسون
سے قطع نظر کرکے ہم پوچھتے ہین کہ آیا پادری لوگ
اس حکم پر عمل کرتے ہین یا نہین۔ کیونکر اس حکم پر عمل
کرین وہ تو جانتے ہین کہ یہ حکم قابل تعمیل نہین مگر
بسبب تعصب و عناد زبان پر کچھ نہین لاتے ہین۔ باقی

احمد آباد مین ایک نئی انجمن اسلام

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندؤن کی ترقی دیکھکر گجرات
کے اہل اسلام کو بھی تہذیب قومی اور ترقی کی تحریص
ہوی قومی خیر خواہون کو اس امر کے سننے سے بڑی
خوشی حاصل ہوگی کہ احمد آباد کے معززین اہل اسلام نے
چند ماہ سے وہان ایک انجمن اسلام اس غرض سے قایم
کی ہے کہ گجرات اور کاٹھیاواڑ کے قومی بھائیون کے
جنمین غایت درجہ جہالت و افلاس پھیلا ہوا ہے اخلاق
و علم مین ترقی ہو اور ان کی سوشیل اور معاملات حالت
درست ہو ہم گجرات کے اہل اسلام کی یہ پہلی ہمت
و کوشش دیکھتے ہین جو قومی ترقی و خیر خواہی کے لئے
کیگئی ہے ہم کو امید ہے کہ اس قدیم اور نامور قلعہ
ہند کے اہل اسلام کی کوشش قوم کے لئے بہت کچھ موثر و
مفید ہو سکیگی اس انجمن نے علاوہ ان اغراض کے
اور بھی کئے ضروری اور مفید کامون کا ذمہ لیا ہے
یعنے ترغیب عبادت خدا اور جمیع فریق اہل اسلام
مین یکدلی و یکجہتی کا پیدا کرنا کیونکہ جب تک اسلام
مین فروعی اختلاف کا بظاہر سامنا ہے وہ دینوی ترقی
سے کوسون دور رہیگا۔

ہم دیکھتے ہین کہ اس ترقی یافتہ زمانہ مین تمام ہندوستان
کے مختلف قومین اپنی اپنی ترقی کے وسائل پیدا کر رہی
ہے ان مین اگر پیچھے رہے ہوے اور قاصر تھے وہ ہمارے
برادران دین اسلام ہی تھے مگر شکر ہے کہ اب قومی
جان نثارون کی کوشش سے ان کو بھی اپنے ہمعصر
قومون کے آگے بڑھانے سے ترقی کے میدان مین
قدم بڑھانے کا شوق پیدا ہوا ہے اسی قسم کے بہت
سے انجمنون کی ضرورت تمام دنیا کے مسلمانون مین
ہے اگر ہمارے فروعی اختلاف باہمی جو ہم کو کل طبقہ
اہل اسلام مین شیر و شکر نہین ہونے دیتے رفع ہو جائین

تو ہم کو بہت جلد وہ دولت ہاتھ آجاوے جس کو ہم نے
اتفاق کے ہاتھوں ہتھوڑا زمانہ ہوا کھو دیا
ہے ہم کو امید ہے کہ معززین اہل اسلام احمد آباد زیادہ تر
اس معاملہ میں کوشش کرکے اپنے شہر کی انجمن اسلام
کو تمام ہندوستان کی بہتری و یکدلی کے لئے ایک نظیر قایم کرینگے۔
ہم اس امر کے سننے سے بہت خوش ہوے کہ اس انجمن کے
سرپرست جناب مدار المہام بہاؤالدین بہائی وزیر
ریاست جوناگڈھ ہین اور انہون نے سات ہزار روپیہ
انجمن کے اخراجات کے لئے عنایت کیا ہے۔
آخر مین ہم اس انجمن کی قیام و ترقی کی دعا اللہ تعالیٰ
سے کرتے ہین کہ انجمن موصوف اپنے جمیع مقاصد مین کامیاب
ہو اور خصوص اون نااتفاقیون کے رفع کرنے مین کوشش
کرے جو ہماری قومون مین پہیلی ہوی ہے۔

سید پیر شاہ

سید پیر شاہ امام مسجد چینیان والی واقع ٹکسالی دروازہ
لاہور نے شملہ سے اس درخواست کی نقل بھیجی ہے
جو گورنمنٹ آف انڈیہ کے خدمت مین واسطے واگذاری
مقامات متبرکہ کے پیش کی ہے اس درخواست مین سات
مساجد (مع حضوری باغ متعلقہ مسجد شاہی لاہور) اور
پانچ مقابر و مزارات کی واگذاری کی درخواست
کی گئی ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مسجد نقاس مقابل سرائے میان سلطان واقع لنڈہ
بازار لاہور جسپر آلا سنگھ گوکہ الکالیہ کا قبضہ ہے معہ چودہ
بیگہ زمین و حمام۔

۲۔ مسجد دای ایمنہ واقع ریلوے اسٹیشن لاہور جس
مین دفتر ریلوے ہے۔

۳۔ مسجد شاہ چراغ واقع لاہور جس مین بنک گھر کا
دفتر ہے۔

۴۔ مسجد قریب کوتوالی شہر دہلی جسمین ہندؤن نے
دہرم سال بنا لیا ہے۔

۵۔ مسجد واقع شہر حضرو ضلع راولپنڈی بنا کردہ
شہباز خان و امیر خان جسمین ہندؤن نے دہرم سال
بنا لیا ہے۔

۶ مسجد تالو واقع حضرو بنا کردہ شہباز خان و امیر
خان جسمین چوکی پولس و سرکاری تعین کی ہے۔

۷۔ مسجد واقع لاہور۔

۸۔ حضوری باغ مقابل دروازہ مسجد شاہی لاہور

تفصیل مزارات

۱۔ خانقاہ مزار شاہ چراغ لاہور جس کے پاس دفتر
بینک و چیف کورٹ بنا ہے۔

۲۔ مقبرہ میر منور خان واقع لاہور مقبوضہ مہاراجہ
جموں و کشمیر جسمین باوا سے کرایہ دس روپیہ گورنمنٹ
سنگھ نہنگہ دار شراب بیچتا ہے۔

۳۔ خانقاہ گہوڑے شاہ واقع لاہور متصل ریلوے
اسٹیشن جسکا کرایہ احاطہ مہاراجہ صاحب جموں و
کشمیر وصول کرتے ہین۔

۴۔ مقبرہ انارکلی متصل دفتر چیف کورٹ و گورنمنٹ
لاہور جسمین گرجا بنا ہوا ہے۔

۵ مقبرہ جہانگیر بادشاہ واقع شاہدرہ لاہور جہانتک
ہم کو معلوم ہے بعض مقررات کے نسبت کا روائی

بھی ہو چکی ہے۔

اس درخواست مین سید پیر شاہ نے اپنے دعوے کی تائید مین بارہ وجوہات دئے ہین جو بیشک دلل ہین منجملہ ان کے وجہ پنجم کا یہ مضمون ہے کہ بیشتر بموجب رائے وصوابدید جہان آرائے عالی جناب ولیسرائے صاحب بہادر سابق مساجد ذیل جو قبضہ دولت انگلشیہ مین آئی ہین بحق اہل اسلام باوجود انقضاے مدت کثیر و قبضہ مخالفانہ واگذار فرمائی گئین۔

۱۔ مسجد شاہی واقع مشہور لاہور جسمین میگزین و قبضہ سکھان تھا پھر سرکار انگریزی کا میگزین و قبضہ رہا بحکم ولیسرائے سابق واگذار کی گئی۔

۲۔ مسجد شاہجہانی دروازہ کشمیری لاہور بعہد نسبت صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر قبضہ ہنود سے نکالکر واگذار کی گئی۔

۳۔ مسجد موچی دروازہ لاہور قبضہ سکھان اکالیہ سے نکالکر اہل اسلام کو دی گئی۔

۴۔ مسجد مستی دروازہ لاہور سکھون کے قبضہ مین تھی اور گورنمنٹ نے واگذار فرمائی۔

۵۔ مسجد شیخ گنبد والی واقع انارکلی لاہور پر سرکاری قبضہ تھا پھر واگذار کرائی گئی۔

۶۔ مسجد پشت تالاب دسہرا رتن چند والی واقع لاہور واگذار کی گئی۔

۷۔ مسجد نواب ولی محمد خان واقع شہر ملتان جو عرصہ دراز تک سکھون کے قبضہ مین رہی سرکار نے اہل اسلام کے حوالے کر دی۔

۸۔ مسجد واحاطہ مسجد فتحپوری دہلی جسکی آمدنی ہزارہا روپیہ کی ہے اور نیلام بھی ہو چکی تھی سرکار نے منسوخی نیلام ونقصان ہزارہا روپیہ مسلمانون کو واگذار کی۔

ہندو اخبارات کے مہذب مضامین

اخبارات جس صورت مین اپنے کو نہ صرف قوم واحد یعنے ہندو یا مسلمان کا بلکہ تمام ملک اور اقوام کا غمخوار بتاتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ جب ہم ایڈیٹری اور وقایع نگاری کی کرسی پر بیٹھکر پولیٹکل اجلاس کرتے ہین تو اوسوقت انکا کوئی مذہب نہین ہوتا اور ہندو مسلمان دونون کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہین تعجب ہے کہ یہی لوگ جبکہ کرسی اپنے وحشیون کو بھڑکاتے ہین اور ہندو مسلمانون مین جلوہ اتحاد اول تو ہندوستان کے سر پر نااتفاقی حضومت وعناد کی سارہ ستی پہلی ہی سوار ہے پھر ملک اور قوم کے غمخوارون کا ان کو کشت خون کے لئے بھڑا دینا بلکہ ان کی پیٹھ ٹھونکنا ایک دوسرا ساسول ہے جو ان کی دم سے پیچھے دمدار ستارے کے طرح لگا ہے محرم اور دسہرہ پر ہندو مسلمانون مین امسال جو کچھ کشت خون ہوا وہ غالبًا ایسے ہی اخبارون کے مشتعل تحریرون کا نتیجہ ہے جیسا کہ بنارس کا اخبار "بھارت جیون" ہے جو مسلمانون کو ہندوستان سے نکالنے اور انپر قومی بھارت مین فتح پانے اور ان کو بھیجھو کر کھانے کے لئے منہ رجہ ذیل اشتعال انگیز فقرات لکھتا ہے۔

اس بھارت مین مسلمان بہ نسبت ہندو کے صرف تیرہوان حصہ ہین اگر انتظام کے ساتھ ہوشیار ہو کر ایک لڑائی لڑین تو ایک ایک مسلمان کی چھاتی پر تیرہ تیرہ ہندو بہت

سوار ہوجائینگے ایشر سے کرپا ہماری ذات کابل اب بڑہتا جاتا
ہے اب مسلمانون کے نانا مامون کا راج نہین ہے کہ ہم
لوگ سچہ کہنے سے ذبح کئے جائین اگر ہم لوگ ایک ایک
کنکری اوٹھا کر پھینکین تو ایک ایک ملیچھہ کی چھاتی مین
تیرہ تیرہ چھید کر سکتے ہین۔
اسکے جواب مین ایک مہذب اور متین اخبار اسکے سوا اور
کچھ نہ کہیگا کہ ہان مہاراج آپ ایسے ہی ہین آپ کابل و حقیقت
زور و نیر ہے آپ نے بڑے بڑے مہابھارت جیتے ہین
اسلامی (مغلیہ) فرمانروا ؤن کو پست کیا ہے ہندوستان
درحقیقت آپ کا وطن اور ملک ہے ہم لوگ (مسلمان
ملیچھہ) کچھ دن پہلے اور یہ یورپین ملیچھہ کچھ دن بعد
آپ سے یہان غریب مسافرون کے طرح آئے ہین آپ
اگر مسافر نوازی نہ کرین تو ہندوستان جیسے ملک مین کاہے
اور گورے ملیچھون کی کیونکر گذر ہو مسلمان تو تیرہوان
حصہ ہین آپ سے جہانسوز قہر کا زیادہ خوف تو یورپین
ملیچھون کو ہونا چاہیے جن کی فوج آپ سے گروگا ہزارون
حصہ بھی نہین اور گنو تبھی بھی اونہین سے لشکرون
مین زیادہ تر ہوتی ہے پچاس پچاس اور سانہ سانہ
روپیہ کی قیمت کی ایک ایک گینی گنتی ہے مسلمان
تو بیچارے مفلس ہین جو گھی سیر والا بھینس کا گوشت
کہاتے ہین آپ ہمپر ناحق خفا ہوتے ہین۔
لاہور کا اخبار خیر خواہ کشمیر حسب مندرجۂ ذیل فساد
انگیز آرٹکل لکھتا ہے۔
کب شاہان اسلامیہ نے ہمارے سانہ ظلم نہین کیا۔ کب
مسلمانون نے ہمارے مندر نہین توڑے کب مسلمانون نے
ہمکو دین سے بیدین نہین کیا کب مسلمانون نے ہم کو کافر
نہین سمجھا کب مسلمانون نے ہمارے مغلوب کرنے کی کوشش
نہین کی کب مسلمانون نے ہمارے بزرگون کی توہین مین
کمی کی کب مسلمانون نے موقع پاکر ہمارے جان و مال
پر قبضہ کرنا نہین چاہا کب مسلمان کہا پیکر کورے کے
کورے نہین ہوگئے کہ توت تو یہ اور پہر دعوے
برادری۔ کیا شرم کی بات نہین صاف بات تو یہ ہے
کہ یہ چولی دامن کا ساتھ اور یہ پیاری پیاری باتین
اسوقت اہل اسلام کو یاد آتی ہین جبکہ انکا کوئی مطلب
ہوتا ہے ورنہ دوسری حالتون مین تو وہ قرآن
مجید کی اوسی آیہ کو یاد کرتے رہتے ہین جسمین لکھا ہے
کہ بجز فرقہ اسلامیہ کے تمام اقوام کو کافر سمجھنا چاہیے
اور کافر کا علاج شمشیر اور تیر ہے۔ علی ہذا اس اخبار
نے مسلمانون کو متواتر شریر مسلمان بدذات مسلمان
اور شیطانی طبیعت کے لقب سے یاد کیا ہے۔
اب ہم پوچھتے ہین کیا ایسی تحریرین طبایع مین اشتعال
پیدا کرنے والے نہین ہین کیا ایسی تحریرین مہذب اقوام
غیر کو ہندو اور مسلمانون کی وحشیانہ حالت پر ہنسانیوالی
اور گورنمنٹ کو دونون کی ترقی کے خیالات سے
روکنے والی نہین ہین کیا ہندو اور مسلمانون کے
ایسے تعصب اور نفاق سے امید رکھہ سکتے ہین کہ سول
سروس کے حقوق مل جانے سے ہندو اور مسلمان
اپنی ملک پر آزادانہ حکومت کر سکتے ہین اور یہان سے
مقدمات بے رو رعایت فیصل کر سکتے ہین ہرگز نہین
خوب یاد رکھو کہ گورنمنٹ بخیل نہین ہے لیکن وہ تمہارے

تعصبات کو دیکھکر پولیٹکل حقوق اور رسول سروس کے دینے سے خوف کرتی ہے کہ یہ لوگ باہمی مذہبی اور ذاتی خصومت سے اپنے مذہبی فرایض کو بات بات مین ہونستے ہین تو حکومت کے فرایض آزادانہ کیا خاک ادا کرسکینگے۔

حضرت سلطان روم کی جنگی طاقت

جو لوگ سلطنت ترک کی جنگی طاقت کو ممالک یوروپ سے مقابلہ مین ضعیف خیال کرتے ہین وہ کماحقہ سلطان کی فوجی طاقت سے سطوت وجبروت سے واقف نہین ہین البتہ یوروپین دانون کے مقابلہ مین سلطان کی مالی طاقت کم ہے لیکن نہ ایسی کہ کوئی اوسکا لقمہ کرجاے جنگ روس کے بعد سلطان نے اپنی طاقت کو اتنک سنبھالے رکھا ہے اور نئے سرے سے انتظام کیا ہے اس عرصہ مین سلطان کی موجودہ طاقت کے تباہ کرنے کے لئے حریف بڑی بڑی چالین چلے لیکن سلطان اپنی دوراندیشی اور بیدار مغزی اور کوہ وقاری سے کسیکی چال مین نہ آئے اور تمام طوفان سے اپنے جہاز کو بچاکر سلامتی کے کنارے پر لگاے رکھا۔

سلطان کی موجودہ فوج جرمنی افسرون کے ذریعہ سے آراستہ کیگئی ہے جو لشکر باقاعدہ جمعیت امدادی فوج ردیف فوج مستقیض پر منقسم ہے باقاعدہ فوج سے سات گروہ ہین جن مین فوج پیدل کی ۱۲۵ رجمنٹین اور سوارون کی ۳۰ پلٹنین اور ایکسو پندرہ رسالے ہین جنگی توپخانون کے ۱۸ رجمنٹین انجینرون کے ۱۸ رجمنٹین جنگ سے وقت ۶ لاکھ جرار فوج فراہم ہوتی ہے جسمین فوج ردیف بھی شامل ہے اسکے علاوہ چار لاکھ پچاس ہزار فوج پیدل ہے ۶۵ ہزار سوار اور ۲۰ ہزار گولندار ہین امن کی حالت مین ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ فوج مسلح نہین ہوتی تمام مسلمانون پر فوجی ملازمت لازم اور واجب ہے لیکن اسپر اختیار دیا گیا ہے کہ جو شخص چاہے اپنے کو سلطانی ملازمت سے اس شرط پر بری رکھے کہ پانسو روپیہ سرکار مین داخل کرے۔ غیر اسلامی فرقہ جنگی خدمت سے مستثنی ہین ہر مسلمان سے بیس سال تک فوجی خدمت لیجاتی ہے تین سال امدادی فوج مین ۸ سال ردیف مین ۶ برس مستقیض مین ترکی فوج کی جفاکشی اور شجاعت اخیر جنگ روس مین دنیا پر ثابت ہوگئی ہے بیشتر فوجی افسر نالایق ہین سلطان کی بحری جنگی جہازی طاقت اور بھی زبردست ہے سلطان کے جنگی جہازون کا مقابلہ روس ہرگز نہین کرسکتا مسعودی نامی ایک جہاز ۵۸ مین طیار کرکر سمندر مین چھوڑا گیا یہ اگبوٹ تین سو بتیس قدم لمبا ۵۹ قدم چوڑا ۲۵ قدم موٹا ہے اسمین ۷ ہزار ۹ سو دس گھوڑون کی کشش کا زور ہے ایک گھنٹہ مین ۱۳ کوس چلتا ہے اسپر بندوق زبردست قلعہ شکن توپین چڑھی ہوی ہین حمیدی نامی جہاز مین ۶ ہزار آٹھ سو گھوڑون کی طاقت ہے جسپر ۱۲ توپین چڑھی ہوی ہین آثار توفیق نامی جہاز مین ۳ ہزار پانسو ساٹھ گھوڑون کی طاقت ہے جسپر ۶ توپین چڑھی ہین عزیزی نامی جنگی جہاز مین ۹ سو گھوڑون کی طاقت ہے جسپر ۱۶ توپین

چڑہی ہین علی ہذا اسی طاقت کے تین جہاز شاہی محمودی
مانی اور رہی ہین جو ہر وقت معرکہ آرائی کے لئے تیار
رہتے ہین ان کے علاوہ جہازات مفصلۂ ذیل مقدمۂ
جبر فتح بلند اجلالی آثار شفقت عون اللہ عمیم ظفر
حفظ الرحمن مع تمام جنگی ساز و سامان کے مستعد اور
تیار رہتے ہین ہوبرٹ پاشا کی امیر البحری مین سلطان
کی جہازی بحری طاقت زیادہ تر آراستہ ہو گئی
ہے چونکہ اب ٹرکی اور انگلستان مین باہمی اتحاد اور
وقت پر ایک دوسرے کی امداد کا عہد نامہ ہو گیا
ہے لہذا اگر یورپ مین جنگ ہوی تو حضرت سلطان
اپنے جہازات انگلستان کے حوالے کر دین گے تاکہ یہ
جنگی جہازات ہر طرف تاخت و تاراج کرین اور ممالک
روس کے تمام ساحلون پر آگ برسا کر ان کو تباہ اور
برباد کر سکین۔

ٹرکی و مصر

اخبار اسٹانڈرڈ کا قسطنطنیہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سر
ہنری ڈرامنڈ اولف سے بندوبست ٹھہرایا ہے کہ مصری
فوج کے لئے ٹرکی مین سپاہ بھرتی کئے جاوین اس فوج
کے افیسر ٹرکی اور انگلش مین ہون گے یہ ہر صورت
مین خدیو کی فوج کہلائی جاویگی ایک ٹرکی کمشنر
ایک انگریزی کمشنر کے ساتھ معاملات سوڈان و
مصر کے انفصال کے لئے بھیجے جاوین گے۔
ٹرکی و زرا عہد نامہ پر غور کرنے کے قبل عثمانیہ بنک
کے ڈیرکٹر مسٹر فاسٹر اور قصابہ ریلوے کے مسٹر
وائس سے تبادلۂ خیال کئے۔ تحریک یہ تھی کہ بالعالی

کو ۷۵۰۰۰۰ پاؤنڈ قرض دیا جاویگا اسی سبب سے
سرہندی اولف کی روانگی ملتوی رکھی گئی ہے۔
اور مشکل پیش نہین ہوی ہے خیال کیا گیا ہے کہ عہد نامہ
کے چھ شروط ہین لکھا گیا ہے کہ ٹرکی کمشنر سرہنری
اولف اور خدیو تینون متفق ہو کر اور ایک دوسرے
کی صلاح کے مطابق سوڈان مین امن قایم کرنے کی
تدبیر ٹھہرائینگے مصری فوج کی ترتیب اور دیوانی
اور فوجی معاملات کی اصلاح کے لئے بھی منصوبہ ٹھہرائینگے
جب یہ منصوبہ درست ہو چکا تب انگریزی فوج مصر سے
چلی جاویگی تمام قرارین برقرار رکھے جاوین گے۔
صرف ایک ٹرکی کمشنر مصر مین جائینگے مگر وہ اپنے ساتھ
اسٹاف لیجا سکتے ہین لارڈ سالسبری نے سر ولیم
ہوائیٹ کو لکھا ہے کہ مین بلغراد اور ایتھنس مین
لکھا ہون کہ سر ویہ اور یونان کے طرف سے کوئی
جنگی کارروائی ہرگز ہونے نپاوے۔

ٹیلیگرام

صوفیہ ۱۹ نومبر۔ پرنس الکزانڈر حضور سلطان المعظم
کو اس مضمون کا تار دیا کہ مین اپکا تابعدار رہون
اور روملیہ سے اپنی فوجکو واپس آجانے کا حکم دیا
ہون اور اسوقت مین میری مدد کیجئے۔
قسطنطنیہ ۲۰ منہ۔ افواہ ہے کہ پرنس الکزانڈر کنگ
ملین سے کچھ ایک مہلت کی درخواست کی ہے
کانونس نے یہ فیصل دی ہے کہ فلپہ پولس مین ایک
گورنمنٹ مقرر کرنے کے لئے ٹرکی کمشنر روانہ کرین
کل سے روز کانونس کا اخیر اجلاس مقرر ہوا ہے۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا۔